Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

سیفون: ۴۴۹

جلد ۷۱ / ۳۶ | بدھ ۶ جمادی الاوّل ۱۴۰۲ھ ۳ امان ۱۳۶۱ ہش ۳ مارچ ۱۹۸۲ء | نمبر ۵۰

سوئٹزرلینڈ میں احمدیت کے فولڈروں کی تقسیم پر اخبارات کا نمایاں ردّعمل

اسلام اب یورپ میں جس طرح داخل ہو رہا ہے وہ دنیائے عیسائیت کے لئے لمحۂ فکریہ ہے

سوئٹزرلینڈ مشن نے ۲۸ ہزار آبادی کے ہر گھر میں رومانش زبان کا فولڈر پہنچایا

زیورک مشن کے انچارج مکرم نسیم مہدی کی رپورٹ

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بابرکت دور میں قریباً ڈیڑھ سال پیشتر فولڈروں کا منصوبہ پیش کیا تھا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ مختلف ملکوں اور علاقوں کی زبانوں میں احمدیت کے تعارف پر مشتمل فولڈرز تیار کر کے انہیں یورپ کے جملہ احمدیہ مشنوں میں پہنچایا جائے اور سیاحت کے موسم میں ہر ملک میں لاکھوں کی تعداد میں مختلف ملکوں کے جو سیاح آئیں ان میں یہ فولڈرز تقسیم کئے جائیں۔ اور اس امر کا اہتمام کیا جائے کہ ہر ملک کے سیاح کو اُس کی اپنی زبان کا فولڈر پیش کیا جائے۔ غیر ملک میں اپنی زبان کا فولڈر وہ بہت شوق سے پڑھے گا اور اسی طرح غیر سیاحوں میں بھی یہ فولڈر وسیع پیمانے پر تقسیم کیا جائے۔ چنانچہ اس ضمن میں سوئٹزرلینڈ کے مشن کا کام بطور خاص قابلِ ذکر ہے۔ اس مشن کے انچارج مکرم نسیم مہدی صاحب نے جو رپورٹ ارسال کی ہے اس کے مطابق زیورک مشن کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ کی ہدایات اور دعاؤں کے طفیل چھ زبانوں میں "احمدیت کیا ہے؟" نامی نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب فولڈر طبع کرنے کی توفیق ملی ہے۔ یہ زبانیں جرمن، فرنچ، اٹالین، البانین، ترکی اور رومانش ہیں۔ ان زبانوں میں فولڈروں کی تقسیم کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

رومانش اس زبان میں فولڈروں کی تقسیم کے بڑے دلچسپ نتائج برآمد ہوئے۔ مکرم نسیم مہدی صاحب نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ چونکہ ایسے لوگ بہت کم ملتے ہیں جو یہ زبان بولیں، بلکہ اس علاقے میں بھی اکثر لوگ جرمن زبان ہی بولتے ہیں اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ رومانش زبان بولنے والے ہر گھرانے میں یہ فولڈر پہنچا دیا جائے۔ مزید تفصیلات اکٹھی کرنے میں سوئس احمدی بھائی مکرم رفیق چانن صاحب نے جو تعاون کیا اس سے پتہ چلا کہ رومانش زبان کے آگے مزید تین لہجے ہیں۔ اور ان لہجوں کے بولنے والوں کی تعداد علی الترتیب ۲۸ ہزار، ۲۲ ہزار اور پانچ ہزار ہے۔ زیورک مشن نے جو فولڈر شائع کیا وہ اوّل الذکر لہجے کے مطابق تھا جس کے بولنے والوں کی تعداد ۲۸ ہزار یعنی سب سے زیادہ ہے۔ چنانچہ یہ طے کیا گیا کہ ڈاک کے ذریعے یہ فولڈر ہر گھر میں پہنچایا جائے۔

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کی زیر قیادت مجلس انصار اللہ سوئٹزرلینڈ کی مجلس عاملہ نے پیکٹ بنوانے میں مکرم نسیم مہدی صاحب کا ہاتھ بٹایا۔ چنانچہ یہ زبان بولنے والے ۵۲۲ مقامات کے ۸۳۱۵ گھروں میں یہ فولڈر بذریعہ ڈاک بھجوایا گیا۔ اس قسم کی تقسیم کے لئے لفافے یا ایڈریس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ صرف ایک بنڈل ہر شہر یا گاؤں کے گھروں کی تعداد کے مطابق وہاں کے ڈاکخانے کو بھجوا دیا جاتا ہے۔ اور ڈاکیہ ڈاک کے ساتھ ہر گھر میں تقسیم کر دیتا ہے اس پر مقابلتہً کافی کم خرچ آتا ہے۔

جس دن یہ فولڈر سپرد ڈاک کئے گئے اسی روز اس علاقے اور قومی نیوز ایجنسی کو ایک پریس ریلیز بھجوایا گیا جس کے نتیجے میں اس علاقے کے ایک جرمن اخبار اور ایک رومانش اخبار نے بڑے دلچسپ تبصرے کئے۔

ایک اخبار "DAVOSER ZEITUNG" DAVOS نے ۲۲ جون ۱۹۸۱ء کی اشاعت میں لکھا۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ایک ضروری اطلاع

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں ادائیگیوں کا آٹھواں مرحلہ ۲۸ فروری ۱۹۸۲ء کو ختم ہو رہا تھا لیکن جماعتوں کی درخواست پر سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم یہ اجازت فرما دی ہے کہ جن مخلصین کی طرف سے ۱۰ مارچ ۱۹۸۲ء تک رقوم مرکز کو پہنچ جائیں گی وہ آٹھویں مرحلہ میں ہی شمار ہونگی۔ جماعتیں اس سے فائدہ اٹھائیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ - ۲ امان / مارچ - سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:

حضور کو فلو کا ضعف ابھی باقی ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو صحت کامل عطا کرے، روح القدس کی تائید سے نوازے اور غلبۂ دینِ الحق کے لئے آپ کو عظیم الشان منصوبوں کو معجزانہ کامیابیوں سے نوازے۔ آمین! اللّٰھم آمین!

- حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل بلڈ پریشر زیادہ ہو جانے کی وجہ سے ناساز تھی اب صحت بہتر ہے احباب کرام التزام اور توجہ سے حضرت سیدہ ممدوحہ کے بابرکت وجود کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو لمبی عمر سے نوازے۔ آمین!

اسلام — رومانش زبان میں

"یہ بات اب ایک کھلا راز بن چکی ہے کہ تیل سے حاصل ہونے والی دولت جو کہ ہر موٹر کار رکھنے والا عرب شیوخ کو بطور خراج ادا کرتا ہے۔ اب اس فنڈ کی طرف منتقل ہو رہی ہے جس کا مقصد اسلام کی اشاعت ہے۔ خصوصاً جماعت احمدیہ نے دنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ دین کا ایک غیر معمولی منصوبہ شروع کر رکھا ہے۔ اس جماعت کا آغاز ہندوستان کے ایک مسلمان (حضرت) مرزا غلام احمد نے کیا جو مسیح کی آمد ثانی کی پیش گوئی کے ان کی اپنی ذات میں پورا ہونے کے مدعی ہیں۔ زیورک

باقی صفحہ ۸ پر)

ربوہ میں بجلی بند ہونے کا سلسلہ:

ربوہ - ۲ مارچ - شہر میں بجلی بند ہونے کا تکلیف دہ سلسلہ جو ہفتہ عشرہ قبل شروع ہوا تھا۔ بدستور جاری ہے اور بار بار کے احتجاج اور توجہ دلانے کے باوجود اس میں کوئی کمی نہیں آئی۔ کل یکم مارچ کو صبح ۸ بجے سے لے کر دن کے ۱½ بجے تک بجلی غائب رہی اس کے بعد رات کو بھی نصف گھنٹہ کے لئے بجلی گئی۔ آج ۲ مارچ کو صبح ۱½ بجے سے سوا ایک بجے تک بجلی غائب رہی۔

بجلی کے غائب ہونے کی وجہ سے نہ صرف طالب علموں کی پڑھائی میں حرج ہو رہا ہے بلکہ دفاتر فیکٹریوں۔ کاروباری اداروں۔ پریس اور خصوصاً ہسپتال کے عملے کو دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے ہسپتال میں آپریشن روم اور ایکسرے کے کمروں میں اس کی وجہ سے بڑی نازک اور مشکل صورت حال پیش آجاتی ہے۔

اہل ربوہ نے اس صورت حال پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے اور محکمہ واپڈا کے حکام سے فوری طور پر توجہ دینے کا مطالبہ کیا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

۶ جمادی الاول ۱۴۰۲ھ

۲ امان ۱۳۶۱ ہش

مخالفینِ حق کی ایک انتہائی تعجب انگیز روش

نافرمان اور بگڑی ہوئی قوموں کی اللہ تعالیٰ نے ایک علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ ان میں فساد و بگاڑ کی کیفیت اِس حد تک بڑھ جاتی ہے کہ اُس کی اصلاح ان کے بس میں نہیں ہوتی۔ اپنی اِس بے بسی کے پیشِ نظر وہ تمنا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا کوئی ایسا بندہ مبعوث کرے کہ جو اپنی قوتِ قدسی کے ذریعہ اُن کی اصلاح کرکے انہیں پھر ہدایت کی طرف واپس لے آئے۔ لیکن جب خدا تعالیٰ اپنے ایسے بندے کو ان کے درمیان مبعوث کر دیتا ہے تو وہ اسے ماننے سے انکار کر دیتے ہیں اور نہ صرف انکار کر دیتے ہیں بلکہ اُس کے دشمن بن کر اسے نیست و نابود کرنے پر تُل جاتے ہیں۔

چنانچہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ کا ظہور ہوا تو اس سے قبل بعض اہل مکہ اور عرب کے بعض دیگر باشندے اخلاقی اور تمدنی لحاظ سے اپنی ناگفتہ بہ حالت سے گھبرا کر یہ کہا کرتے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنا کوئی رسول ہمارے درمیان مبعوث کر دے تو ہم ضرور اس پر ایمان لے آئینگے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے ان کی اصلاح کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھیجا تو آپؐ پر ایمان لانا تو کیا انہوں نے آپؐ کی مخالفت شروع کر دی اور پھر اس مخالفت میں بڑھتے ہی چلے گئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی اس عجیب و غریب روش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۙ اِسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَ مَكْرَ السَّيِّئِ ؕ وَ لَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ؕ

(فاطر آیات ۴۳، ۴۴)

ترجمہ:۔ یعنی اِس سے پہلے یہ لوگ اللہ کا نام لے لے کر بڑی بڑی قسمیں کھاتے تھے کہ اگر ان کے پاس کوئی نذیر (خبردار کرنے والا) آجائے تو وہ (اس پر ایمان لاکر) ہدایت پانے میں ہر ایک قوم سے سبقت لے جائیں گے لیکن جب ان کے پاس نذیر آیا تو اُس کا آنا انہیں صرف نفرت میں بڑھانے کا موجب ہوا کیونکہ وہ اللہ کی زمین میں سرکشی کرتے تھے اور ریشہ دوانیوں میں مصروف تھے۔ لیکن بُری تدبیر تو بُری تدبیر کرنے والے ہی کو ہلاک کرتی ہے۔

یہ بات واقعی بہت تعجب انگیز تھی کہ یہ لوگ پہلے خود اس بات کے انتظار میں تھے کہ کوئی رسول مبعوث ہو جو ان کی گمراہی دور کرکے انہیں پھر راہِ ہدایت پر گامزن کرے لیکن جب وہ رسول آگیا تو وہ اس کے مخالف بن گئے اور اس کو جھٹلانے میں انہوں نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی کہ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے گزشتہ قوموں کا بھی یہی وطیرہ رہا ہے۔ ان قوموں کے افراد اپنی گمراہی اور اصلاح کے خود ساختہ طریقوں سے عاجز آکر آسمانی مصلح مبعوث کئے جانے کی تمنا کیا کرتے تھے۔ لیکن جب آسمانی مصلح مبعوث ہو جاتا تھا تو وہ اس کے دشمن بن کر اسے نیست و نابود کرنے پر تُل جاتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا آیات کے آخر میں ساتھ ہی فرمایا:۔

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۝

(فاطر آیت ۴۴)

ترجمہ:۔ پس کیا وہ (اپنے اس طرزِ عمل سے) پہلی قوموں کی سنت کا انتظار نہیں کر رہے؟ (یعنی کیا یہ لوگ اِس بات کے انتظار میں ہیں کہ ان سے بھی وہی سلوک کیا جائے جو پہلے لوگوں سے کیا گیا تھا؟ اگر یہ بات ہے تو) تُو اللہ کی سنت میں (کبھی) تبدیلی نہیں نہیں پائے گا اور نہ کبھی تو سنت اللہ کو ٹلتے ہوئے دیکھے گا۔

اِس آیت میں مامورین الٰہی کے مخالفین کی سنت تو واضح ہے کہ وہ پہلے خود ہی مامور من اللہ کی بعثت کا انتظار کرتے ہیں لیکن جب وہ مامور آجاتا ہے تو اس کے دشمن بن جاتے ہیں، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ کی سنت کیا ہے جسے وہ کبھی تبدیل نہیں کرتا اور وہ کبھی نہیں ٹلا کرتی۔ سو وہ سنت اللہ یہ ہے کہ وہ مامورینِ الٰہی کے مخالفوں کو موقعہ دیتا ہے کہ وہ ان کی مخالفت میں اپنا پورا زور صرف کر ڈالیں لیکن وہ ان کی تمام تر قوت اور کثرت کے باوجود ان کی تدابیر کو کامیاب نہیں ہونے دے گا۔ اور وہ تدبیریں الٹ کر انہیں پر پڑیں گی اور وہ اپنے منصوبوں میں خائب و خاسر ہوئے بغیر نہ رہیں گے۔ چنانچہ اس کے ثبوت میں اللہ تعالیٰ نے گزشتہ انبیاء کے مخالفین کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے اگلی ہی آیت میں فرمایا:۔

اَوَ لَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ وَ كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ۝ (فاطر آیت ۴۵)

ترجمہ:۔ کیا وہ (یعنی آنحضرتؐ کا انکار کرنے والے) زمین میں نہیں پھرے (اگر وہ ایسا کرتے یعنی گزشتہ نافرمان قوموں کی تباہی پر غور کرتے) تو دیکھتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا کیا انجام ہوا؟ (یعنی انہیں معلوم ہو جاتا کہ نبیوں کی مخالفت کرنے والے تباہ ہوئے بغیر نہ رہے) حالانکہ وہ ان سے طاقت میں زیادہ تھے۔ پھر (انہیں اچھی طرح معلوم ہو جانا چاہیئے کہ) کوئی چیز اللہ کو آسمانوں میں اور زمین میں اپنے ارادہ میں ناکام نہیں کر سکتی۔ وہ یقیناً بہت جاننے والا اور بڑی قدرت والا ہے۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا کہ جس طرح گزشتہ انبیاء کے مخالفین اپنے منصوبوں میں ناکام و نامراد رہے۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے والے بھی ناکام و نامراد رہیں گے اور کامیاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہوں گے اور اس طرح حق بالآخر غالب آکر رہے گا۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت نہیں کہ وہ مخالفینِ حق کو مہلت دیئے بغیر ان پر یکدم گرفت کرے۔ اس لئے وہ پہلے انہیں ڈھیل دیتا ہے اور دیتا چلا جاتا ہے تاکہ وہ اپنا پورا زور لگا لیں۔ جب وہ پورا زور لگا چکتے ہیں اور ان کی ناکامی و نامرادی کی گھڑی آجاتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ صرف انہیں پکڑتا اور کیفرِ کردار تک پہنچاتا ہے جو مخالفت سے کسی صورت باز نہیں آتے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی اس سنت کا ذکر کرتے ہوئے اگلی آیت میں فرمایا:۔

وَ لَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّ لٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ۝

(فاطر آیت ۴۶)

ترجمہ:۔ اگر اللہ لوگوں کو ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے (یکدم) پکڑنے لگتا تو روئے زمین پر کسی جاندار کو باقی نہ چھوڑتا (یعنی سارے ہی ہدایت قبول کئے بغیر ہلاک ہو جاتے) لیکن وہ لوگوں کو ایک مقررہ مدت تک ڈھیل دیئے جاتا ہے پھر جب ان کا مقررہ وقت آجاتا ہے (وہ ان میں سے باز نہ آنے والوں کو پکڑ لیتا ہے اور) جان لیتے ہیں کہ اللہ اپنے بندوں کے تمام اعمال کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا جب ایسے مخالفین بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں پورا زور لگا چکے اور جتنی تکلیفیں اور اذیتیں وہ آپؐ کو اور آپؐ کے صحابہؓ کو پہنچا سکتے تھے پہنچا چکے تو پھر خدا تعالیٰ نے ہدایت کی راہ اختیار نہ کرنے والوں کو پکڑا اور ان کی قوت و طاقت کا گھمنڈ خاک میں ملا کر رکھ دیا اور اسلام کو غالب کر دکھایا۔

الغرض مخالفینِ حق کی یہ روش بہت ہی تعجب انگیز تھی کہ وہ اپنی گمراہی اور اس کے بُرے نتائج سے تنگ آکر پہلے خود ہی مامور من اللہ کے مبعوث کئے جانے کا مطالبہ کرتے تھے اور جب خدا تعالیٰ اپنا کوئی مامور مبعوث کر دیتا تھا تو اسے قبول کرنے کی بجائے اس کی مخالفت پر کمربستہ ہو جاتے تھے اور اس طرح کیفرِ کردار کو پہنچے بغیر نہ رہتے تھے۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے۔ (منیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا کمانے کے ہنگامہ میں اللہ کا نام پہنچانے کی کامیاب توفیق

نیروبی شو میں جماعتِ احمدیہ کا کامیاب سٹال

مذاہب کانفرنس میں جماعتِ احمدیہ کی نمائندگی

ہزاروں افراد کو پیغامِ حق پہنچایا گیا:

کینیا کے دارالحکومت نیروبی میں تبلیغی سرگرمیاں

رپورٹ: مکرم حافظ محمد صدیق صاحب مبلغ سلسلہ

بوساطت وکالتِ تبشیر ربوہ:

الحمد للہ کہ عاجز کو نیروبی میں احمدیہ جماعت کی حالیہ تبلیغی سرگرمیوں کے بارہ میں قلم اٹھانے کا موقعہ مل رہا ہے۔ حسبِ ارشاد محترم امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ کینیا، مکرم محمود احمد صاحب منیب اور خاکسار نیروبی شو کے سلسلہ میں ۱۸ ستمبر کو نیروبی پہنچے۔ کینیا میں دورانِ سال متعدد قومی شو ہوتے ہیں اور جماعت (کینیا) خدا کے فضل سے قریباً ہر بڑے شو میں نمائندگی حاصل کرتی ہے کینیا میں منعقد ہونے والے قومی میلہ جات میں نیروبی شو سب سے بڑا ہوتا ہے اور مسلسل چھ روز تک جاری رہتا ہے۔ ہزاروں افراد اس میں شرکت کیلئے مختلف مقامات سے آتے ہیں قومی سطح پر اس شو میں ملک کی صنعتی، زراعتی، سائنسی اور ثقافتی سرگرمیوں کی نمائش ہوتی ہے۔ شو کے لئے تیاریاں کئی ماہ پیشتر شروع ہو جاتی ہیں امسال یہ شو ۲۱ ستمبر کو شروع ہوا لیکن اس کا باقاعدہ افتتاح ۲۲ ستمبر کو ملک کے پریذیڈنٹ ہز ایکسی لینسی دانیال ہوئی کے ذریعہ ہوا پریذیڈنٹ موصوف نے ایک جیپ میں سوار ہو کر تمام شو گراؤنڈ اور مختلف سٹینڈز کا معائنہ کیا اور آخر میں تمام قوم سے خطاب کیا۔ اور اس طرح سے افتتاحی تقریبات انجام پذیر ہوئیں

مذاہب کانفرنس میں جماعت احمدیہ کی نمائندگی

قارئین کے لئے یہ امر خوشی کا باعث ہوگا کہ نیروبی میں منعقد ہونے والی مذاہب کانفرنس میں اسلام کی نمائندگی کا اعزاز خدا کے فضل سے صرف جماعت احمدیہ کو حاصل ہوا۔ ۲۰ ستمبر کو آریہ دھرم کی طرف سے بڑے اہتمام سے ریلیجنس کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ اس کانفرنس میں سکھ دھرم، ہندو دھرم، آریہ دھرم اور عیسائیت کے علاوہ اسلام کی نمائندگی کے لئے جماعت احمدیہ کو مدعو کیا گیا۔ محترم مولانا جمیل الرحمٰن صاحب رفیق امیر جماعت ہائے احمدیہ کینیا نے مذکورہ کانفرنس میں نہایت عمدہ رنگ میں مقررہ وقت میں مقررہ موضوع پر اسلامی قوانین کی عالمگیر مقبولِ عام خوبیوں کا تذکرہ کیا جبکہ دیگر مقررین مقررہ عنوان "میرے مذہب کے عالمی طور پر تسلیم شدہ قوانین" پر مقررہ وقت میں اپنی مذہبی کتاب سے کچھ نہ پیش کر سکے۔ یہاں تک کہ عیسائی مقرر نے بھی مداہنت سے کام لیا۔ لیتے ہوئے اپنے مذہبی بنیادی اصول بیان کرنے سے چشم پوشی سے کام لیا۔ اور صرف ان امور کا تذکرہ کیا جو کسی حد تک ہندو مذہب کے بعض اصولوں سے مشابہت رکھتے تھے کرم مولانا جمیل الرحمان صاحب رفیق نے آیت قرآنی

وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا۔ الخ

(سورۃ الحجرات آیت ۹ پارہ ۲۶)

سے ایسے مؤثر رنگ میں استدلال کیا کہ سامعین باہمی گفتگو ترک کر کے بڑے انہماک سے آپ کا خطاب سننے لگے بعدہٗ متعدد لوگوں نے مقرر موصوف صاحب کے خطاب کو سراہتے ہوئے تعریفی کلمات بھی کہے اور متعارف ہونے کی کوشش کی ایک غیر مسلم دوست جو تقریر شروع ہونے کے بعد آئے تھے نے خطاب سن کر بے ساختہ کہا کہ یہ تو احمدی معلوم ہوتے ہیں الحمد للہ کہ اخویم مکرم محمود احمد صاحب منیب اور عاجز بھی مولانا کے ہمراہ اس کانفرنس میں شریک ہوئے۔

نیروبی شو میں احمدیہ بک سٹال

سٹال کو جاذبِ نظر بنانے کے لئے ہر سال مختلف موضوعات پر مختلف کتب اور تصاویر کی نمائش کی جاتی ہے امسال بھی مختلف کتب اور نمائشی بورڈز بڑے اہتمام کے ساتھ احمدیہ بک سٹال میں محترم امیر صاحب کی نگرانی میں آویزاں کئے گئے نمائشی بورڈ کی تیاری میں مکرم ملک لال خان صاحب نے جلی حروف میں نہایت عمدہ خوشخط عناوین تحریر فرمائے جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اخویم مکرم محمود احمد صاحب منیب اور خاکسار کو چھ روز تک احمدیہ بک سٹال پر محترم امیر صاحب کے ہمراہ ڈیوٹی دینے کی توفیق ملی۔

جماعت احمدیہ کو جملہ اسلامی کتب کے علاوہ درج ذیل زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم کی نمائش کا بھی موقعہ ملا۔ انگریزی۔ سواحیلی کیکویو، کیکیا، لوگنڈا، ڈچ، گجراتی، پنجابی، اردو۔

احمدیہ مشن کے ذریعہ نیروبی شو میں ہزاروں افراد تک پیغامِ حق پہنچایا گیا۔ جماعت کے اخبار "MAPENZYA MUNGU" اور دیگر مختلف زبانوں میں شائع شدہ لٹریچر کثیر تعداد میں مفت تقسیم کئے گئے۔ احمدیہ بک سٹال دیکھنے کے لئے ہندو، سکھ اور مسلم کے علاوہ کثرت سے عیسائی صاحبان بھی احمدیہ سٹینڈ پر تشریف لائے اور مختلف کتب خریدیں عیسائی صاحبان شوق سے اسلام کے بارہ میں معلومات حاصل کرتے اور بڑی دلجمعی سے اپنے سوالوں کے جواب سنتے۔

عیسائی طلباء کو تبلیغ حق

دورانِ شو مختلف سکولوں کے طلباء اپنے اساتذہ کے ہمراہ "احمدیہ سٹینڈ" دیکھنے آتے رہے ایک روز چالیس طلباء پر مشتمل ایک گروپ کو سٹینڈ میں بٹھا کر تبلیغ کرنے کا موقعہ میسر آیا۔ خاکسار کی تجویز پر محترم امیر صاحب موصوف نے تمام طلباء کو بیٹھ جانے کو کہا اور پھر سواحیلی میں نہایت احسن اور سلیس انداز میں لیکچر دیا۔ بعدہٗ خاکسار نے تمام طلباء کو احمدیہ اخبار کی ایک ایک کاپی تحفۃً پیش کی۔ طلباء نے بڑے شوق سے احمدیہ جماعت کی بین الاقوامی سرگرمیوں کو تصاویر میں ملاحظہ کیا اور نہایت دلجمعی اور سکون سے محترم امیر صاحب کا خطاب سماعت کیا۔

افریقن مؤدب بچے

افریقن بچوں کی یہ ادا ہمیں بہت پسند آئی جبکہ محترم امیر صاحب نے بچوں کو خطاب فرمانے سے قبل یہ پوچھا کہ آپ سواحیلی زیادہ جانتے ہیں یا انگلش بچوں نے کہا کہ سواحیلی پھر آپ نے فرمایا کہ مجھ سے بھی زیادہ سواحیلی جانتے ہیں؟ بچوں نے بیک آواز کہا کہ "نہیں" اور پھر مزید یہ کہ دورانِ خطاب خاکسار نے کسی بچے کو کسی قسم کی سرگوشی یا حرکت کرتے ہوئے نہیں دیکھا سب بچے اوّل تا آخر خاموش تصویر بنے بیٹھے رہے۔

عیسائی مشنریز سے گفتگو

متعدد مشنریز احمدیہ بک سٹینڈ پر تشریف لاتے رہے اور جب ان کی نظر جلی حروف سے لکھے ہوئے عنوان ذیل سے گزرتی

"JESUS DID NOT DIE ON THE CROSS"

یعنی یسوع مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تو ساتھ ہی سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔ محترم امیر صاحب موصوف اور مکرم محمود احمد صاحب منیب اکثر سوالوں کے جواب دیتے بعض اوقات عاجز کو بھی سوال و جواب کی مجلس میں حصہ لینے کا موقعہ ملتا۔ ہمارے افریقن دوست سرگاکوریا نے بھی اس میں حصہ لیا۔

نشانِ کسرِ صلیب

(حضرت اقدس ..... ناقل) کی آمد کی نشانیوں میں سے ایک بہت بڑا نشان "کسرِ صلیب" بھی ہے اور خدا کے منشا اور ارادہ کے موافق ہر روز یہ نئی نشان سے ظاہر ہو رہا ہے عیسائی صاحبان اس نشان کے سامنے مکمل طور پر عاجز آ چکے ہیں اور عیسائیت کی فلک بوس عمارت زمین بوس ہو چکی ہے۔ راقم کو اب تک بہت سی مذہبی مجالس میں حصہ لینے کا موقعہ ملا ہے۔ لیکن کسی کو اس نشان کے سامنے دم مارتے نہیں دیکھا دورانِ شو بھی بڑے بڑے عیسائی سکالرز اور مشنریز نے بھی اس نشان کی صداقت کو محسوس کیا۔

فروخت کتب

قارئین یہ پڑھ کر بھی خوش ہوں گے کہ احمدیہ بک سٹال سے جن لوگوں نے کتب خرید کیں ان میں کثرت عیسائی حضرات کی تھی اور کتب خریدتے وقت ان کے استفسار سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایسی کتب کی تلاش میں ہیں جن سے اسلام کی حقانیت جان سکیں۔ الحمد للہ کہ احمدیہ مسلم مشن کو مثلاً شیان حق تک ایسی کتب فراہم کرنے کا موقعہ میسر آیا ثم الحمد للہ کہ احمدیہ بک سٹال سے قریباً ڈیڑھ ہزار شلنگ کی کتب فروخت کی گئیں۔ بالآخر عاجز قارئین کی خدمت میں درخواست دعا کے ساتھ اپنی معروضات کو ختم کرتا ہے۔

اطفالِ احمدیہ!

حضور کے اس ارشاد کو پورا کرنے کے لئے کہ "ہر احمدی کو تعلیم کے میدان میں سب سے آگے ہونا چاہیئے"۔ سخت محنت اور جدوجہد کرنا ہمارا فرض ہے۔

کیا آپ اس فرض کو پورا کر رہے ہیں؟

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمبرگ (جرمنی) میں تبلیغ دینِ حق

مکرم لئیق احمد صاحب منیر

خصوصی سرکلرز کی ترسیل

یکم دسمبر سے اور اس سے قبل چند روز سے حرم محترم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہؓ کی تشویشناک علالت کی اطلاعات مرکز سے موصول ہو رہی تھیں۔ مرکز سے جونہی کوئی اطلاع ملتی تمام جماعتوں کے صدر و سیکرٹریان کو بذریعہ فون اطلاع دی جاتی اور خصوصی دعائیں کرنے کی درخواست کی جاتی نیز بذریعہ سرکلر تمام دوستوں کو اطلاع بھجوائی جاتی رہی۔ ۲ دسمبر کی رات کو یہ افسوسناک اطلاع ملی کہ حضرت سیدہ صاحبہ موصوفہ وفات پا گئی ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

اسی وقت تمام جماعتوں اور ہمبرگ میں جن دوستوں کے پاس فون تھے فوری اطلاع کی گئی۔ ہمبرگ مشن کی طرف سے تعزیتی تار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کی گئی۔ اگلے روز جمعہ کی نماز کے بعد نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔ جس میں کثرت سے دوستوں نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کو اپنے قربِ خاص میں جگہ دے۔ آمین۔

ہنگامی اجلاسات لجنہ اماء اللہ و انصار اللہ

۶ دسمبر کو مسجد فضل عمر میں لجنہ اماء اللہ اور مجلس انصار اللہ کے ہنگامی اجلاسات منعقد ہوئے۔ جن میں حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہؓ کی المناک وفات پر قرار دادِ تعزیت پاس کی گئی۔ اصل قرار داد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اور نقول متعلقین کی خدمت میں ارسال کی گئیں۔

تبلیغ عرصہ زیر رپورٹ میں ۲ جرمنوں (میاں بیوی) کے ساتھ ایک گھنٹہ تک گفتگو ہوئی اور انہیں لٹریچر دیا گیا۔ بذریعہ خطوط تین مقامات سے جرمن لٹریچر اور قرآن مجید طلب کیا گیا۔ چنانچہ انہیں بذریعہ ڈاک لٹریچر و جرمن ترجمہ قرآن مجید ارسال کئے گئے۔

۸ تا ۱۵ دسمبر۔

اجلاسات عرصہ زیر رپورٹ میں ہمبرگ کے دو حلقہ جات کرون ہرسٹ KROONHARST اور حلقہ MOSCHEE کے اجلاسات کا انعقاد ہوا جن میں خاکسار نے مختلف تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں نماز مغرب و عشاء باجماعت ادا کی گئیں۔

= دو افغان باشندوں کے ساتھ احمدیت کے عقائد پر گفتگو قریباً ½ ۱ گھنٹہ جاری رہی۔

= مسجد کے اندرونی صفائی کا خصوصی پروگرام بنایا گیا اور مسجد کے اندرونی و بیرونی ہال۔ لائبریری اور تہہ خانہ کی صفائی کی گئی۔ جن دوستوں نے تعاون فرمایا ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ڈورسٹن DORSTEN۔ جماعت سے مکرم عطاء المنان صاحب ہمبرگ کچھ عرصہ کے لئے تشریف لائے ہوئے ہیں وہ خاکسار کے ساتھ دفتری امور میں بہت تعاون کر رہے ہیں ان کے لئے دعا کی درخواست ہے

۱۶ تا ۳۱ دسمبر ۱۹۸۱ء

تربیتی کلاس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال پہلی تربیتی کلاس ۲۵ تا ۳۱ دسمبر مسجد فضل عمر ہمبرگ میں منعقد ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس کلاس کے انعقاد کی عمومی اطلاع تقریباً ایک سال قبل بذریعہ اخبار احمدیہ تمام دوستوں کو دی گئی تھی دوبارہ اطلاع انعقاد سے ڈیڑھ ماہ قبل دی گئی۔ اس کلاس میں شامل ہونے والوں کی کل تعداد ۱۱ تھی جن میں چار دوست ہمبرگ سے باقی مختلف شہروں سے تشریف لائے پروگرام کا آغاز صبح ۵-۳۰ بجے نماز تہجد کے لئے بیداری و ادائیگی سے ہوتا۔ نماز فجر کے بعد درس ملفوظات حضرت اقدس ..... ناقل) دیا جاتا رہا۔ کلاس ۹ بجے شروع ہوتی اور بارہ بجے تک جاری رہتی۔ اس دوران (۱) قرآن مجید (۲) حدیث (۳) فقہ (۴) کلام (۵) ردّ عیسائیت (ردّ کفارہ۔ ردّ تثلیث۔ ردّ الوہیت مسیح علیہ السلام) (۶) ضرورت مذہب و ہستی باری تعالیٰ کے مضامین پڑھائے جاتے رہے یہ تمام مضامین خاکسار پڑھاتا رہا۔ نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد ذاتی مطالعہ کا وقت ہوتا تھا۔ جس میں تین کتابیں بطور نصاب مقرر کی گئیں۔ ۱۔ ایک غلطی کا ازالہ (۲) ہماری تعلیم (۳) سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب اور ان کتب کے نوٹس لینے ضروری قرار دیئے گئے چنانچہ تمام دوستوں نے بڑی محنت سے ان کے نوٹس تیار کئے۔

نماز عصر کی ادائیگی کے بعد ہلکی پھلکی سیر وغیرہ کا وقفہ ہوتا۔ نماز مغرب کے بعد عام دینی معلومات سکھائی جاتیں اور تقاریر کی مشق کروائی جاتی جس کے لئے مکرم محمد امین صاحب خالد ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ ہمبرگ نے تعاون فرمایا۔ نماز عشاء کے بعد دوستوں کے مختلف سوالات کے جوابات دیئے جاتے۔ مورخہ یکم جنوری کو امتحانات میں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں تقسیم انعامات و تقسیم اسناد کی تقریب منعقد ہوئی۔ اور اس طرح سے یہ کلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

متفرقات عرصہ زیر رپورٹ میں ایک ناروجین صاحب تشریف لائے جو تقریباً دس روز تک مشن کے مہمان رہے۔ ان سے متعدد مرتبہ اسلام و احمدیت کے مختلف موضوعات پر طویل گفتگو ہوتی رہی۔ نیز انہیں باقاعدہ ترجمہ القرآن پڑھایا گیا۔ کیونکہ وہ خود قرآن کریم سیکھنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

= ایک جرمن نے مسجد آکر اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا ان سے گفتگو کی اور لٹریچر دیا۔

= ایک جرمن نے فون کے ذریعہ احمدیت کے بارے میں لٹریچر طلب کیا۔ انہوں نے فون پر بتایا کہ وہ احمدیت میں کافی عرصہ سے دلچسپی رکھتے ہیں چنانچہ انہیں متعدد لٹریچر ارسال کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

= آسٹریا سے ایک شخص نے احمدیت کے بارے میں دلچسپی کا خط لکھا اور احمدیت قبول کرنے کے فارم کا مطالبہ کیا چنانچہ انہیں احمدیت کے بارے میں مزید وضاحت کے ساتھ فارم ارسال کیا گیا۔

آخر میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احسن رنگ میں حضرت دین کو توفیق دیتا رہے آمین۔

علم کے حصول کے سلسلہ میں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کا کردار

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

"اطلبوا العلم من المھد الی اللحد"

ماں کی گود سے قبر کی لحد تک علم حاصل کرتے رہو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی تعلیم کے فروغ نیز بچوں میں تعلیم کے حصول کا شوق پیدا کرنے کے لئے مختلف سکیموں کا اجراء فرمایا ہے۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی ان طلباء کی سہولت کے لئے جو کسی وجہ سے کالج میں داخلہ حاصل کرنے سے قاصر ہیں اور ان بڑوں کے لئے جو باقاعدہ تعلیم کی عمر سے آگے نکل چکے ہیں۔ گھر بیٹھے ڈاک کے ذریعہ تعلیم حاصل کرنے کا منصوبہ بنا رکھا ہے۔ جس میں ہر مضمون کی چار مشقیں گھر پر تیار کر کے اپنے ٹیوٹر کو بھجوانا ہوتی ہیں اور چھ ماہ بعد باقاعدہ امتحان ہوتا ہے۔ گھر پر مشقوں میں ۴۰ فیصد نمبر حاصل کرنے والا باقاعدہ امتحان میں شمولیت کا مجاز ہے اور باقاعدہ امتحان میں کم از کم ۴۰ فیصد نمبر حاصل کرنے والا کامیاب قرار دیا جاتا ہے۔ ایف اے کے سرٹیفکیٹ کے لئے چھ مکمل کورس اور بی۔ اے کی ڈگری کے لئے آٹھ مکمل کورس پاس کرنا ضروری ہیں۔ چھ ماہ کا ایک سمسٹر ہوتا ہے۔ ایک سمسٹر میں دو مضامین لینے کی اجازت ہے۔ ایف اے کے لئے اس وقت ۱ مکمل اور ۶ نصف کورس تیار کروائے جا رہے ہیں ۲ نصف کورس اسلامیات اور مطالعہ پاکستان لازمی ہیں۔ بی اے کیلئے اس وقت ۱ مکمل اور ۲ نصف کورس تیار کروائے جا رہے ہیں دونوں نصف کورس اسلامیات اور مطالعہ پاکستان لازمی ہیں۔ اگر آپ ہفتہ میں چار پانچ گھنٹے یا ہر روز ایک گھنٹہ تعلیم کیلئے وقف کر سکیں تو آپ بآسانی بڑے اچھے نمبروں میں ایف اے یا بی اے پاس کر سکتے ہیں۔ ایک آرڈیننس کے ذریعہ اس یونیورسٹی کے سرٹیفکیٹ اور ڈگری کو دوسرے تمام بورڈوں اور یونیورسٹیوں کے سرٹیفکیٹ اور ڈگری کے برابر مانا گیا ہے۔ فیس معمولی ہے۔ نصابی کتب اور درسی مواد یونیورسٹی کی طرف سے بلا قیمت مہیا کیا جاتا ہے۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر پروگرام نشر ہوتے ہیں۔ نیز علاقائی مراکز میں جز وقتی راہنمائی کا انتظام بھی ہے۔

پہلی بار طالب علم بننے پر دس روپیہ رجسٹریشن فیس ادا کرنا ہوتی ہے۔ انٹرمیڈیٹ کے ایک مکمل کورس کی فیس ۴۰/- روپیہ اور بی۔ اے کے مکمل کورس کی فیس ۵۰/- روپیہ مقرر ہے۔ ۲۰/- روپیہ فیس امتحان فی کورس بھی داخلہ کے وقت ادا کرنا ہوتی ہے۔

آئندہ سمسٹر کے لئے فارم داخلہ بھجوانے کی آخری تاریخ ۴ اپریل ۱۹۸۲ء ہے۔ فارم داخلہ اپنا پتہ لکھا لفافہ بھیج کر شعبہ داخلہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد سے منگوائے جا سکتے ہیں۔

(محمد ظہیر الدین احمد۔ جی ٹی ایس بکسٹال لاہور)

موصی اور تعلیم القرآن

"تیسری ذمہ داری آج میں ہر اس موصی پر جو قرآن کریم جانتا ہے ڈالنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ دو ایسے دوستوں کو قرآن کریم پڑھائے جو قرآن کریم پڑھے ہوئے نہیں اور یہ کام باقاعدہ ایک نظام کے ماتحت ہو اور اس کی اطلاع نظارت متعلقہ کو دی جائے۔"

(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۶۹ء)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن))

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قوموں پر زوال آنے کی وجہ

مکرم عبد الرشید صاحب طاہر - جامعہ احمدیہ ربوہ۔

تاریخ کی ورق گردانی کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہزاروں سال قبل جن اقوام کا دنیا پر غلبہ تھا آج ان کا نام ونشان بھی نہیں ملتا۔ اس کی یہ وجہ نہیں کہ ان کی نسلیں ختم ہو گئیں، اُن کی نسلوں کے لوگ تو اب بھی زندگی کا سانس لے رہے ہیں۔ لیکن بحیثیت قوم ان کوئی اہمیت حاصل نہیں۔

جب ہم تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس کی بہت سی مثالیں ہمیں ملتی ہیں۔ مثلاً آرین تہذیب بھی ایک زمانہ میں عروج پر تھی اس کے بعد روما والے اٹھے اور ساری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا۔ ان تہذیبوں کے کمزور پڑنے کے بعد اسلامی تہذیب ابھری اس نے لوگوں کو رحمت وامن کا پیغام دیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں مسلمان کیا یورپ اور کیا افریقہ اور ایشیا، ہر طرف چھا گئے۔ اور صدیوں تک بڑی شان وشوکت کے ساتھ حکومت کی۔ لیکن آج جب ہم دنیا پر نظر ڈالتے ہیں تو مسلمانوں کا عروج ہمیں کہیں نظر نہیں آتا۔ اب کچھ رنگ ہی اور ہے۔

اب غور طلب بات یہ ہے کہ ان پر آخر زوال آیا تو کیوں آیا کن وجوہات کی بنا پر ان عظیم الشان سلطنتوں کی شان وشوکت خاک میں مل گئی؟۔

ان سب سوالوں کا جواب ہمیں تاریخ میں ملتا ہے اور اس زوال کے آنے کی بہت سی وجوہات سامنے آتی ہیں جن میں سے بعض سیاسی ہیں بعض اقتصادی اور بعض قومی کردار کی خرابی سے تعلق رکھتی ہیں۔ لیکن اگر ذرا غور وفکر سے کام لیا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کی بنیادی وجہ کچھ اور ہی ہے اور اسی بنیادی وجہ کے نتیجہ میں دوسری وجوہات پیدا ہوتی ہیں۔ اب جاننا چاہیے کہ وہ بنیادی وجہ ان قوموں کی آئندہ نسلوں کا اپنے آباؤ اجداد کے اچھے طریق کو نہ اپنانا ان کے اوصاف حمیدہ اپنے اندر پیدا نہ کرنا ہے اور ان کی خوبیوں کا نہ اپنانا اور ان کے کارناموں کا جاری نہ رکھنا بھی ایک بنیادی وجہ ہے۔

اگر یہ نئی نسلیں اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتیں اور ان کی خوبیوں کو اپنے اندر پیدا کرتیں اور ان کی خرابیوں سے بچتیں اور اسلاف کے قابل تقلید افراد اور انہی کی طرح محنت ومشقت کے کاموں کو جاری رکھتیں اور رکھتی چلی جاتیں تو ان پر زوال آنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ ان کے اپنے آباؤ اجداد کے طریق کو ترک کرنے کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج ان کا دنیا میں کوئی شمار نہیں۔ پس قوموں کے عروج وزوال کا باعث ان کی نئی نسلیں ہوتی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر نئی نسلیں دینی اور قومی عزت رکھتی ہوں تو وہ قومی ترقی کی طرف گامزن رہتی ہیں۔ لیکن اگر نئی نسلیں دینی غیرت وحمیت سے عاری ہوں تو اس قوم کا ہر قدم تنزل کی طرف جا رہا ہوتا ہے دوسرے الفاظ میں یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ قوم کی ترقی یا تنزل کا دارومدار ہمیشہ اس کی نئی پود یعنی اطفال پر ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے اطفال پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

عموماً تو ہر قوم کے اطفال پر ذمہ داری ہوتی ہے۔ لیکن وہ اطفال جو کہ اطفال الاحمدیہ کہلاتے ہیں ان کی ذمہ داری دنیا کے تمام اطفال کی ذمہ داریوں سے بڑی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں جو کہ ظلمتوں سے پُر ہے جماعت احمدیہ کو ایک خاص مقصد کے لئے قائم کیا ہے اور وہ مقصد بڑی بڑی حکومتیں قائم کرنا نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض ساری دنیا کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے۔ یہ بہت عظیم الشان مقصد ہے۔

ساری دنیا کو مسلمان بنانا کوئی سہل کام نہیں ہے۔ اس مقصد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے صدیوں تک جدوجہد کرتے چلے جانے کی ضرورت ہے۔

اس عظیم الشان مقصد کو پیش نظر رکھ کر جماعت احمدیہ کی ہر نئی نسل کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر قربانی کا وہی مادہ پیدا کرے جس کا نمونہ پہلوں نے پیش کیا۔ اگر ہماری جماعت کی آئندہ نسلیں اپنے اسلاف کی خوبیوں کو اپناتی چلی جائیں اور ان کے کارناموں کو جاری رکھتی چلی جائیں تو پھر وہ دن دور نہیں کہ جب روئے زمین پر اسلام کا جھنڈا لہراتا ہوا نظر آئے گا۔

یہ عظیم الشان مقصد اطفال الاحمدیہ سے ایک زبردست ومسلسل جدوجہد کا مطالبہ کرتا ہے انہوں نے پہلے تو محنت ومشقت سے بام عروج پر پہنچنا ہے اور پھر اس پر پہنچنے کے بعد مسلسل قربانیوں کے ذریعہ اس عروج کو قائم رکھنا ہے

اطفال الاحمدیہ کے ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کا راستہ تو حضرت اقدس ..... ناقل) اور آپ کے جانشینوں نے مقرر فرما دیا ہے اب صرف عزم، ہمت اور ارادے کی ضرورت ہے جماعت احمدیہ کے ہر طفل کو چاہیے کہ وہ اس پر قائم ہو جائے کہ دین کی خدمت تو بہرحال اُس نے کرنی ہے اگر وہ اس ارادہ پر قائم ہو جائے گا تو پھر اس کے لئے اس راستہ پر چلنا مشکل نہیں کیونکہ۔

؎ کاٹ لینا ہر کٹھن منزل کا کچھ مشکل نہیں
لیک انساں میں مگر کرنے کی ہمت چاہیے

وہ راستہ جس پر چل اطفال الاحمدیہ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر سکتے ہیں وہ ذیل کی تین باتوں پر مشتمل ہے۔

۱۔ نظام قدرت ثانیہ کے ساتھ وابستگی اور اس کو قیامت تک جاری رکھتے چلے جانے کا عزم۔

۲۔ وقف جدید کے جہاد میں دل وجان سے شریک ہونا۔

۳۔ دین کے لئے زندگیاں وقف کرنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرنا

اگر اطفال الاحمدیہ ان باتوں کی اہمیت کو سمجھ لیں گے اور ان پر مضبوطی سے قائم ہو جائیں گے تو پھر وہ یاد رکھیں کہ ان کا ہر قدم ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھے گا اور قیامت تک کبھی زوال کا منہ نہ دیکھنے پائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ دن بہت جلد آجائے گا جبکہ پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین یعنی اسلام دنیا میں غالب ہوگا انشاء اللہ۔

انسانی جذبات اور اخلاق

سید سلیم احمد شاہ - ایم۔ اے

انسان کے جذبات اور اخلاق ایک دوسرے سے متعلق ہیں۔ انسانی جذبات کا منبع دل ہے۔ دل میں پیدا ہونے والے جذبات انسان کے اخلاق پر محرکات کی حیثیت سے اثر انداز ہوتے ہیں۔ جیسی جذباتی کیفیت ہو ویسے ہی اخلاق ظاہر ہوتے ہیں۔ صحت مند اور متوازن جذبات صحت مند متوازن اخلاق کا باعث بنتے ہیں۔

اخلاقی ترقی کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ ان جذبات کا علم حاصل کیا جائے جو کہ اخلاق پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ اس نظریہ سے چار اہم جذبات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

جذبۂ رحم وکرم

انسان کے وہ اخلاقی اعمال جن سے مخلوق خدا کے لئے رحم وکرم اور احسان کا اظہار ہو اُن اعمال کے لئے جذبۂ رحم وکرم بطور محرک کے اثر انداز ہوتا ہے۔ اگر انسان میں یہ جذبہ ختم ہو جائے تو انسان کے اندر نفرت تعصب، تنگ نظری اور سنگ دلی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس جذبہ کی بدولت انسان کے اندر مخلوق خدا کے لئے ہمدردی اور پیار ومحبت پیدا ہوتا ہے۔ یہ جذبۂ انسان میں محبت، تعاون، خلوص، رواداری، سخاوت اور وسعت نظری پیدا کرتا ہے۔ اگر کسی معاشرے کے افراد میں اس جذبہ کا فقدان ہو جائے تو وہ معاشرہ باہمی نفرتوں اور طرح طرح کے تعصبات کی وجہ سے بدامنی کا شکار ہو جاتا ہے۔ وحشت وبربریت عام ہو جاتی ہے۔ جذبۂ رحم وکرم امن وخوشحالی کی ضمانت ہے۔

جذبۂ ایثار وقربانی

اخلاقی اعمال سے مراد حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی ہے یہ حقوق اُس وقت تک ادا نہیں ہو سکتے جب تک انسان کے اندر جذبۂ ایثار وقربانی نہ ہو۔ حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف آئیں تو عبادات کے لئے ہمیں اپنے نفس مال اور وقت کو اللہ کی خاطر قربان کرنا پڑے گا۔ حقوق العباد کی ادائیگی بھی اپنے آرام اور وقت کو قربان کئے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اس کیلئے مال بھی خرچ کرنا پڑتا ہے اور اپنی قوتیں بھی خرچ کرنی پڑتی ہیں تب حقوق العباد ادا ہوتے ہیں۔ جذبۂ ایثار اور قربانی کی بدولت ہی ہم خدمت دین کے لئے اپنا مال، وقت، آرام اور آسائشیں چھوڑتے ہیں لہٰذا ضروری ہے کہ اس جذبہ کو تازہ رکھا جائے تاکہ ہم اخلاقی ترقی اور روحانی مدارج حاصل کریں۔

جذبۂ حق وصداقت

یہ جذبہ انسان کے اندر اچھائی اور برائی نیکی اور بدی کی تمیز پیدا کرتا ہے کسی اچھائی اور نیکی کو اپنانے کے لئے اس کی پہچان اور قدر کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہی جذبہ ہمیں اچھائیوں کی پہچان اور قدر سکھاتا ہے۔ دین کی تعلیم جو کہ حق وصداقت کا منبع ہے اس کے حصول کا شوق بھی اس جذبہ کی بدولت پیدا ہوتا ہے۔ ہر قسم کی برائی اور باطل کا مقابلہ کرنے کے لئے شعور بھی اس جذبہ سے ملتا ہے۔ اس سے انسان میں ثابت قدمی پیدا ہوتی ہے اس لئے کہ سچائی چٹان کی مانند قائم رہنے والی چیز ہے۔

جذبۂ حق وصداقت انسان کو سچائی کی چٹان بنا دیتا ہے۔ عدل وانصاف کے تقاضے بھی اس جذبہ سے پورے ہوتے ہیں۔

جذبۂ عزم وشجاعت

جب انسان میں رحم وکرم، ایثار وقربانی اور حق صداقت کے جذبات پیدا ہو جائیں تو اس کے اندر ان جذبات کے زیر اثر اخلاقی اعمال بجالانے کی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ ان اعمال کے بجالانے میں بہت سی مشکلات اور رکاوٹیں راستے میں آتی ہیں۔ ان مشکلات اور رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے ہمیں جذبۂ عزم وشجاعت کی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر یہ جذبہ کمزور ہو تو انسان اپنے اندر رحم وکرم ایثار وقربانی اور حق وصداقت کے جذبات کی بدولت پیدا ہونے والی خواہش عمل کو بروئے کار نہیں لا سکتا اور اخلاقی اعمال ناقص ونامکمل رہ جاتے ہیں۔ لہٰذا اس جذبہ کو ترقی دینا بے حد ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان جذباتی قوتوں کو بروئے کار لا کر اعلیٰ درجے کے اخلاقی اعمال بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم اس قابل ہوں کہ ان جذبات کو توازن واعتدال کے ساتھ کام میں لائیں اور یہ سارے جذبات ترقی کریں۔ تاکہ ہم حضور ایدہ اللہ کی خواہش کے مطابق دنیا میں سب سے بہتر اخلاق والی قوم بن سکیں۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین کرام! مطالبات تحریک جدید میں سے ایک مطالبہ اپنے ہاتھ سے خود کام کرنا ہے۔

مہتمم تحریک جدید
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

انصار اللہ اور وقف جدید

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :۔

"اور وقف جدید کی روح ہے تاکہ وقف کی روح کے ساتھ بنی نوع انسان کی خدمت میں وسعت پیدا کی جائے ..... وقت آگیا ہے کہ ہم اپنے کام میں وسعت پیدا کریں ....."

کام میں وسعت یونہی پیدا ہو سکتی ہے کہ انصار اللہ اپنے حلقوں میں جماعت کے ہر فرد کو اس مبارک تحریک میں شامل کریں اور مالی لحاظ سے ہر فرد جماعت سے معیاری قربانی کے حصول میں کامیاب ہوں۔

اللہ تعالیٰ سب قائدین و زعماء کرام کو توفیق بخشے کہ وہ اس امر میں اپنی عظیم ذمہ داریوں کو سمجھیں اور حضور اقدس کی خواہش کے مطابق ان کو نبھائیں۔ مساعی کے بارہ میں باقاعدگی سے رپورٹ بھجوانا نہایت ضروری ہے۔

دعا از سیدنا حضرت اقدس۔

کریما! صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین است
بلائے اور بگرداں گر گہے آفت شود پیدا
چناں خوش دار او را اے خدائے قادر مطلق
کہ در ہر کار و بار و حال او جنت شود پیدا

اشاعت اسلام کے لیے سیدنا حضرت اقدس کی آرزو

"اس عاجز کا ارادہ ہے کہ اشاعت دین اسلام کے لیے ایک احسن انتظام کیا جائے کہ ممالک ہند (برصغیر پاک و ہند۔ ناقل) میں ہر جگہ ہماری طرف سے واعظ و مناظر مقرر ہوں اور بندگان خدا کو دعوت حق کریں تا حجت اسلام تمام روئے زمین پر پوری ہو لیکن اس ضعف اور قلت کی حالت میں ابھی یہ ارادہ کامل طور پر انجام پذیر نہیں ہو سکتا۔" (نشان آسمانی صفحہ ۱۰۴)

سیدنا حضرت مصلح موعود نے ۱۹۵۸ء میں وقف جدید انجمن احمدیہ کا قیام فرما کر دراصل سیدنا حضرت اقدس کی دیرینہ آرزو کو ہی پورا فرمایا ہے۔

تمام احباب جماعت حضرت اقدس کے ارشادات کے پیش نظر زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش کریں اور اپنے نوجوانوں سے زندگیاں وقف کروائیں تا غلبۂ اسلام کے موعود ایام نزدیک سے نزدیک تر آجائیں۔ (قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ)

انعامی مقابلہ مضمون نویسی

امسال مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اطفال و ناصرات کے لئے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "سیرت حضرت علی رضؓ" مقرر کیا گیا ہے۔ اوّل، دوم اور سوم آنے والے مضامین پر -/۲۰۰، -/۱۵۰، اور -/۱۰۰ نقد انعامات مقرر ہے۔

شرائط درج ذیل ہیں۔

- پتہ اور حوالہ جات مکمل اور صاف صاف درج ہونے چاہئیں۔
- مضمون دو ہزار الفاظ سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے۔
- مضمون ۳۱ جولائی سے قبل ناظم صاحب اطفال اور سیکرٹری صاحبہ ناصرات کی تصدیق سے مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ جانے چاہئیں۔ (سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ناظم صاحب اطفال

کیا آپ نے اس ماہ کے دوران میں کم از کم دو اجلاس عام اور دو اجلاس عاملہ کروائے ہیں؟

اور رپورٹ مرکز کو بھجوا دی ہے؟ اگر نہیں تو فوراً عمل کر کے مرکز کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

کراچی یونیورسٹی میں داخلہ

کراچی یونیورسٹی میں بی اے، بی ایس سی (آنرز)، ایم اے، ایم ایس سی اور لینگویج کورسز میں نئے سال کے داخلے مورخہ ۱۵ مارچ سے شروع ہو رہے ہیں۔ داخلے کے خواہشمند طلباء سے درخواست ہے کہ مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل افراد سے فوراً رابطہ قائم کریں۔

(۱) نسیم الحق C-37 اسٹاف ٹاؤن کراچی یونیورسٹی کراچی ۳۲
(۲) ظفر اقبال C-929 بلاک نمبر ۲ پی۔ای۔سی۔ایچ سوسائٹی کراچی۔
(۳) ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی معرفت احمدیہ ہال میگزین لین کراچی)

والدین متوجہ ہوں

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"مسلمانوں کی بعد میں آنے والی نسلوں نے اپنے بچوں کا خیال نہیں رکھا۔ وہ یہ سمجھے کہ ہم قرآن کریم سیکھے ہوئے ہیں، پڑھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے بچوں کی تعلیم کی طرف توجہ نہیں کی اور خیال کیا

"جدوں وڈا ہوئے گا تے آپے سکھ لئے گا"

بعض ماں باپ اس قسم کے بھی ہوتے ہیں لیکن جو بچہ بچپن میں نہیں سیکھتا "وہ وڈے ہو کے" کس طرح سیکھ لے گا۔ اسے کون سکھائے گا"

اس ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے بچہ کی دینی تعلیم کی طرف خصوصی توجہ دیجئے اور اسے مجلس کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کیجئے۔

خدا آپ کا حامی و ناصر ہو۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

● خاکسار کے بڑے بھائی مکرم ملک عطاء الرحمٰن صاحب (ابن مکرم بابو فیض الرحمٰن صاحب مرحوم) کل شام ۶ بجے قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

آپ نے ۷۳ سال عمر پائی۔ بفضلہ تعالیٰ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص خادم۔ فدائی اور صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ خدمت اور تبلیغ دین کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ آپ نے پسماندگان میں ۳ لڑکے اور ۳ لڑکیاں چھوڑی ہیں۔

مورخہ ۲۳ فروری ۸۲ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی اور محترم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) نے اجتماعی دعا کروائی۔

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور درجات کی بلندی اور جنت الفردوس میں بلند مقام عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک الطاف الرحمٰن۔ دارالنصر وسطی ربوہ)

● عاجزہ کے بھائی مکرم ضیاء العارفین صاحب محلہ ویلاوا پور مونگھیر۔ بہار (انڈیا) مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۸۲ء ہارٹ فیل ہونے سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم مونگھیر جماعت کے سیکرٹری مال تھے اور اخلاص کے ساتھ خدمات سلسلہ بجا لا رہے تھے۔ احباب کرام سے مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ ۲ لڑکیاں اور ایک لڑکا اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کا کفیل ہو نیز بوڑھی والدہ اور اس عاجزہ کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (زبیدہ خاتون اہلیہ سید عبدالودود صاحب مرحوم)

● میرے بڑے بھائی مکرم بابو محمد حمید احمد صاحب ۲۵ فروری بروز جمعرات صبح ۷ بجے لیاقت نیشنل ہاسپٹل کراچی میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! ان کے بیٹے ان کی میت دوسرے دن لے کر ربوہ پہنچے۔ ہفتہ کے روز ظہر کی نماز کے بعد مسجد مبارک میں محترم کیپٹن نواب دین صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر میرے ماموں محترم مولوی محمد سعید صاحب انصاری استاد جامعہ نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کے اعلیٰ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(صوبیدار (ریٹائرڈ) محمد مجید احمد۔ دارالنصر غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بی ایس سی جیالوجی میں داخلہ

پنجاب یونیورسٹی میں بی۔ ایس سی جیالوجی چار سالہ کورس میں داخلے شروع ہیں۔ داخلہ کے لئے مندرجہ ذیل کوائف کی ضرورت ہے۔

الف۔ ایس سی (پری انجینئرنگ) الف۔ ایس سی (میڈیکل)

داخلہ فارم کے ساتھ مندرجہ ذیل دستاویزات ضروری ہیں:۔

(۱) میٹرک کا سرٹیفکیٹ (۲) انٹرمیڈیٹ نمبرز کا سرٹیفکیٹ۔ (۳) کیریکٹر سرٹیفکیٹ

(۴) این۔ سی۔ سی

داخلہ فارم متعلقہ ادارہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۱۰ مارچ ۱۹۸۲ء ۲½ بجے تک۔ مزید تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کریں:

(مرزا وحید احمد۔ ایم ایس سی جیالوجی۔ صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن پنجاب یونیورسٹی کمرہ نمبر ۱۲۲ ہوسٹل ۱۱ نیو کیمپس لاہور ۲)

ناظمینِ کرام انصار اللہ

ایسی مجالس جن کے بجٹ ابھی تک مرکز میں نہیں پہنچے ان کے زعماء کرام سے گزارش ہے کہ بجٹ جلد تشخیص کروا کر مرکز میں ارسال فرما دیں۔ (قائد مالی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ناظمینِ اطفال متوجہ ہوں

مندرجہ ذیل مجالس سہ ماہی اول میں ہی سو فیصد ادائیگی کر چکی ہیں۔ کیا آپ کی مجلس ان (مجالس) میں شامل ہے؟ اگر نہیں تو سہ ماہی دوئم کی سو فیصد ادائیگی والی مجالس میں شامل ہونے کے لئے فوری طور پر وصولی کی طرف توجہ فرمائیں:۔

ضلع سیالکوٹ: کوٹ آغا۔ مالو کے بھلی۔ ترسکہ سیاں۔ داتہ زید کا۔ مہدی پور۔ بھوڈی ملیاں۔ چندر کے منگولے۔ کالا گھمناں۔ احسن آباد

ضلع گوجرانوالہ: بھڑی شاہ رحمٰن۔

ضلع شیخوپورہ: نواب کوٹ ۷۹۔ آڑو کے بھوئیوال۔ کرتو۔ گچھل ورک۔ بیدادپور ورکاں۔ شرقپور خورد۔

ضلع سرگودھا: چک ۸۷ شمالی۔ چک ۸۶ شمالی۔ چک ۸۸ شمالی۔ چک ۹۸ شمالی۔ ساہیوال کوٹ مومن۔ رکھ چراگاہ۔ چک ۳۵ جنوبی۔ چک ۲/T.D.A۔ روڈہ تلہ پالی۔

ضلع فیصل آباد:

چک ۱۲۱ احسن پور۔ چک ۲۷۵ کرتار پور۔ چک ۴۸ گ۔ب۔ چک ۴۳۲ ج ب دھیر کے۔

ضلع بہاولنگر:

چک ۱۶۶ مراد۔ ہارون آباد۔ چک ۱۶۶/۷-R۔ چک ۲۲۳/۹-R۔ چک ۱۸۴-۱۸۳/۷-R چک ۱۳۳/P چک ۱۰۶/P

ضلع تھرپارکر: چک ۱۵۱۔ لطیف نگر فارم پھیرو جیجی۔ گوٹھ بستی نور پور۔

چک ۱۷۰/۱۰-R۔ بستی جمالوالہ کھاکھی۔

ضلع بدین: کوٹ احمدیاں

ضلع حیدرآباد: بشیر آباد

ضلع میرپور خاص (سندھ) گوٹھ چوہدری غلام نبی

ضلع کراچی: صدر کراچی

ضلع دادو: میڑھ۔ خیرپور ناتھن شاہ

ضلع لاڑکانہ: لاڑکانہ شہر

ضلع سکھر: سکھر شہر۔

ضلع گجرات: گڑھا جٹاں۔ چوکنا نوالی۔

ضلع پشاور: پبّی۔

ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان: ڈیرہ اسمٰعیل خان شہر

ضلع جہلم: پنڈ دادن خان۔

ضلع میانوالی: بھکر۔

ضلع ڈیرہ غازیخان: بستی شرفدین۔ داجل

ضلع مظفر گڑھ: چک ۴۲۷/۳۵A

ضلع ساہیوال: چک ۶/۱۱-L

ضلع وہاڑی: وہاڑی شہر

ضلع ملتان: گلگشت۔ چک ۹۱۔ الف/۱۰-R

(سیکرٹری مال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

● میرے والد صاحب مکرم شیخ محمود احمد صاحب سعید فاضل حیدرآبادی واقفِ زندگی بعارضہ دل بیمار چلے آرہے ہیں۔ ۷ فروری سے فضلِ عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم والد صاحب کو کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین! (سلطان احمد۔ دارالصدر جنوبی۔ ربوہ)

● میرے والد محترم مولوی محمد اسلم صاحب بوتالوی ایک ماہ سے سروسز ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں اپریشن ہوا ہے لیکن اس کے تین دن بعد زیادہ بیمار ہو گئے۔ ہاتھ پاؤں نہیں ہلا سکتے۔ گلوکوز اور خون کی بوتلیں لگائی جا رہی ہیں۔ احباب ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(مبشرہ اعظم سٹوڈنٹ بی ایس سی لاہور کالج فار ویمن لاہور)

● میری والدہ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری آفتاب احمد صاحب لندن میں بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ بلڈ پریشر مزید بڑھا تو حالت خراب ہو سکتی ہے۔ والدہ محترمہ دارالیمن ربوہ میں ۱۷ سال تک لجنہ اماء اللہ کی صدر رہی ہیں اور آج کل لندن میں ایک حلقہ کی صدر ہیں۔ ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دردمندانہ درخواستِ دعا ہے۔ (قمر احمد فرینکفورٹ مغربی جرمنی)

● ہماری چچازاد ہمشیرہ جو اپنے گھر میں اکیلی احمدی ہیں۔ ان دنوں اپنے گاؤں بھاؤ گھسیٹ پور ضلع گجرات میں سخت بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا فرمائے۔

(میاں لئیق احمد کھٹانہ اسماعیلہ شریف ضلع گجرات)

● میری اہلیہ محترمہ عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں اور خاکسار کو کچھ ذہنی پریشانیاں ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں کامل صحت عطا فرمائے اور پریشانیاں دور کرے۔

(روشن دین گول بازار ربوہ)

● میرا بچہ سلیمان احمد ۳ سال سے بیمار ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے اور بچے کو کامل صحت سے نوازے۔ (مبارک احمد معرفت چوہدری نصیر احمد الائیڈ سائنٹیفک سٹور لاہور)

● جلسہ سالانہ کے دوران خاکسار کے چھوٹے بھائی عبدالشکور عاصم کا اپنڈکس کا اپریشن ہوا تھا۔ زخم خراب ہو گیا ہے چلنے پھرنے سے تکلیف ہوتی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ (رشید احمد نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر (سندھ))

● خاکسار ۸ سال سے آسٹریلیا میں رہتا ہے۔ دو سال سے پاؤں پر چنبل ہے گرمیوں میں تکلیف زیادہ ہو جاتی ہے اور چلنا پھرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ خاکسار کے ۲ بچے ہیں جن کی عمر ۲½ سال اور ۲ ماہ ہے۔ خاکسار بہت پریشان ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

(محمد امجد خان سڈنی۔ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ آسٹریلیا)

● مکرم عبدالحمید صاحب بٹ زعیم مجلس انصار اللہ کنڈیارو پر ایک شخص نے حملہ کر کے زخمی کر دیا ہے۔ وہ ان دنوں ہسپتال میں داخل ہیں اور پھر لیٹے رہنے کی وجہ سے پیٹ میں گیس پیدا ہو جانے کی وجہ سے شدید تکلیف ہوتی ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں جلد از جلد صحت کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین! (عمر علی طاہر مربی سلسلہ)

● میری بچی عزیزہ فوزیہ عابدہ آٹھویں جماعت کا وظیفہ کا امتحان دے رہی ہے نیز بڑے لڑکے عزیزم محمود احمد طارق نے امسال میٹرک کا امتحان دینا ہے۔ ہر دو کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(منیر احمد طاہر۔ پی اے ایف۔ چک لالہ)

الفضل کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا ہر احمدی کا فرض ہے

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
چوک داتہ زید کا
میں بھی
حضرت حکیم نظام جان کے
چشمۂ فیض
مشہود دواخانہ (رجسٹرڈ)
نے ۱۵ فروری سے کام شروع کر دیا ہے
منیجر:۔ مشہود دواخانہ چوک داتہ زید کا

ربوہ میں کاروباری حضرات کیلئے
(۱) ہول سیل ایجنسیوں پر مشتمل چالو کاروبار مع سامان و باموقع دکان۔
(۲) ایک باموقع مارکیٹ جو پانچ دکانوں اور ایک مکمل رہائشی مکان پر مشتمل ہے
فوری فروخت کیلئے موجود ہیں
مسائل اور وسائل کا سنگم
ریلوے روڈ۔ ربوہ
املاک کنسرن

سرگودھا میں اللہ کے فضل سے احمدی بھائیوں کی اپنی فوٹو اسٹیٹ مشین
عرفان فوٹو سٹیٹ
ضلع کچہری سرگودھا پروپرائٹر: عبدالشکور شاکر

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
الحمراء سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا
فون ۳۸۵۲
۶۹۹/A سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ سوئٹزرلینڈ" صفحہ اوّل سے آگے

میں اس مشن کی ایک مسجد ہے۔

یہ مسلم تبلیغی جماعت کتنی فعال ہے اس کا پتہ اس سے لگتا ہے کہ یہ جماعت آج کل رومانش زبان میں فولڈر چھاپ کر تقسیم کر رہی ہے جو کہ گھروں تک پہنچایا جا رہا ہے۔ اس میں انہوں نے بڑی دلیری سے یہ لکھا ہے کہ:۔

"اسلام تمام سچائیوں کی بنیاد ہے ..... جو بھی شخص قرآن کو اپنی زندگی کا لائحہ عمل بنائے گا۔ اور اس کے تمام احکام پر عمل کرے گا اور ایک خدا کے وجود پر یقین رکھے گا وہ نجات پا جائے گا اور اس کے سوا دنیا میں اور کوئی حقیقی نجات نہیں ہے"

اب بات یہ ہے کہ ایک آزاد معاشرے میں ہر مذہب کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی تشہیر کے ذرائع اختیار کرے بشرطیکہ اس کا جواب دینے کا حق بھی استعمال کیا جائے۔ لیکن اسلامی دنیا میں یہ بات نہیں ہے۔ جہاں پر کہ عیسائی مشنریوں کو کہیں خال خال ہی کام کرنے کی آزادی ہے اور بہت سی جگہوں پر تو یہ ناممکن ہی ہے۔

اس صورت حال میں عیسائیوں کے داخلی جھگڑے بعید از عقل معلوم ہوتے ہیں۔ آج کے دور کی یہ ضرورت ہے کہ عیسائیوں کے مختلف فرقوں میں اتحاد پیدا کیا جائے چاہے یہ ایک گروہ کی صورت نہ بھی اختیار کریں۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ اسلام ایک ایسا مضبوط مذہب ہے جو ساری زندگی ریاست اور روزمرہ کے معمولات تک اثر کرتا ہے اور ان پر حاوی ہو جاتا ہے۔

اس سے پہلے اسلام دو دفعہ یورپ میں آیا ہے۔ ایک ۷۳۲ء اور دوسرے ۱۵۲۹ء میں۔ اب چونکہ اسلام یورپ میں کسی چور دروازے سے داخل نہیں ہو رہا اس لئے مغربی دنیا کی ساری عیسائی دنیا کے لئے ایک لمحۂ فکریہ ہے۔!!"

[اخبار نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ عرب شیوخ جماعت احمدیہ کو مالی امداد دے رہے ہیں۔ یہ بات نہ صرف حقائق کے قطعی خلاف ہے بلکہ واقفانِ حال جانتے ہیں کہ یہ بات کتنا ایک مضحکہ سے کم نہیں۔ جماعت احمدیہ کا اثاثہ تو اس کے وہ لاکھوں مخلصین ہیں جو اپنا پیٹ کاٹ کر خدمتِ دین کے جذبہ کے تحت مالی قربانی کرتے ہیں۔ ادارہ]

دوسرے اخبار "GASETTA ROMON TSCHA" DISENTIS نے اپنی ۲۶ جون ۱۹۸۱ء کی اشاعت میں لکھا:۔

"اسلام جارحانہ انداز میں۔ رومانش زبان میں اطلاع"

صدیوں پر پھیلے ہوئے اسلام کے دورِ ارتقاء کے نتیجے میں اس کے پیروکار مختلف گروہوں اور ذیلی گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔

یہ سوال کہ حقیقی اسلام کیا ہے؟ اس کے جواب میں مختلف آراء سامنے آتی ہیں ایک گروہ جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ خالص اسلام ہے، جماعت احمدیہ کہلاتا ہے اس جماعت کی بنیاد ۱۸۸۹ء میں (حضرت) احمد نے قادیان میں رکھی۔ ان کے پیروکار دنیا میں روحانی اقدار کو مادی اقدار پر ترجیح دیتے ہیں۔

یہ واحد جماعت ہے جو خدا تعالیٰ سے براہ راست سلسلہ قائم ہونے پر یقین رکھتی ہے اور یہ بھی دعویٰ کرتی ہے کہ خدا تعالیٰ سے براہ راست تعلق صرف اس جماعت میں داخل ہو کر حاصل ہو سکتا ہے۔

ہماری باتوں سے کسی غلط فہمی میں نہ پڑیں۔ ہم اس جماعت کے حق میں پبلسٹی کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔ وہ یہ کام اپنے طور پر پہلے ہی کافی موثر انداز میں کر رہے ہیں حتیٰ کہ رومانش زبان میں بھی۔ یہ بات حیران کن ہے۔ پچھلے ہفتے اس زبان کا URSELVISCH لہجہ بولنے والے بے شمار کنبوں نے اس قسم کا ایک اطلاعاتی بلیٹن وصول کیا (جس کے پہلے صفحے پر سوئٹزرلینڈ میں قائم ہونے والی پہلی مسجد کی تصویر تھی جو زیورک میں ہے) اور یہ بھی کہ ساری باتیں کافی اچھی رومانش زبان میں لکھی گئی تھیں۔ شواہد سے معلوم ہوا ہے کہ اس کی دس ہزار کاپیاں لازمی طور پر تقسیم کی گئی ہیں اس کے آخر میں جماعت احمدیہ کے نوجوان پیروکاروں کا یہ عزم اور یہ ارادہ درج تھا کہ وہ اور لوگوں کو احمدیت میں داخل کریں گے۔

جس چیز کی یہ لوگ بڑی عمدگی سے تبلیغ کر رہے ہیں (چند اصطلاحیں اگرچہ تھوڑا سا الجھاؤ ڈالتی ہیں) تاہم اسے عیسائیت پر عمل پیرا ہو کر بھی حاصل کیا جا سکتا ہے لیکن ہم عیسائیت کی اس خوبی کے پرچار سے غفلت برت رہے ہیں (اور اگر پرچار کرتے بھی ہیں تو برائے نام) اس کا ذمہ دار ہمارے اعتقاد کے متعلق ہمارا رویہ ہے ہم میں سے بہت ہیں جو اپنے اعتقادات کو دوسروں کے سامنے بیان کرنے سے شرماتے ہیں۔ اس سلسلے میں رومانش زبان میں اسلام پھیلانے والے زیادہ فعال ہیں۔

وہ کامیاب ہوئے ہیں یا نہیں؟ یقیناً وہ کامیاب ہیں۔ ان کی جماعت کے اس وقت دنیا بھر میں ایک کروڑ پیروکار ہیں ان کی تبلیغی سرگرمیاں جاری ہیں ہم جو مسیح کے پیروکار اور کیتھولک عیسائی ہیں ہماری حد تک ان کی سرگرمیاں اسی صورت میں بے ثمر ہیں کہ ہمیں خود اپنے مقصد پر پورا یقین حاصل ہوا اور ہم اپنی زندگیاں اس کے مطابق بسر کریں اور اس پر عمل پیرا ہوں۔ انہیں ناکام کرنے کی یہی ایک صورت ہے اور کوئی نہیں۔"

البانین: رمضان المبارک میں مسجد میں آنے والے البانین زبان بولنے والے یوگوسلاو مین بھائیوں کو یہ فولڈر دیا گیا۔ ہر ایک نے اپنی قومی زبان میں یہ فولڈر پا کر خوشی کا اظہار کیا۔ بذریعہ ڈاک بھی بھجوایا گیا اور عید کے موقعہ پر بھی تقسیم ہوا۔ عرصہ زیر رپورٹ تک ایک ہزار فولڈر تقسیم ہو چکے ہیں۔

ترکی: ترک زائرین کثرت سے مسجد میں آتے رہتے ہیں انہیں یہ فولڈر دیا گیا۔ مکرم نسیم مہدی صاحب دو مرتبہ ترکوں کے سنٹر میں بھی گئے وہاں موجود لوگوں کو بھی یہ فولڈر پیش کیا گیا۔

فرنچ۔ اٹالین: مسجد آنے والے زائرین میں تقسیم کیا گیا۔ فرنچ فولڈر جینوا جماعت کے دوستوں کو بھجوا دیا گیا ہے کہ وہ تقسیم کریں۔ سوئس احمدی دوست مکرم احمد ودلیو ترش صاحب اپنے ساتھ کام کرنے والے اطالویوں کے لیے اطالوی فولڈر لیکر گئے اور بعض کو تقسیم کیا۔

جرمن: کثرت سے آنے والے زائرین کو دیا گیا کئی سو کی تعداد میں بذریعہ ڈاک بھجوایا گیا۔ زیورک یونیورسٹی کے دینیات کے ایک پروفیسر نے پڑھا اور ۵۰ کی تعداد میں منگوا کر اپنے طلباء میں تقسیم کیا۔ مکرم نسیم مہدی صاحب مکرم رفیق جانن صاحب اور احمد ودلیو ترش صاحب نے مختلف اوقات میں زیورک شہر میں تقسیم کیا۔ سب سے زیادہ تعداد میں مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے تقسیم کیا۔

احباب کرام سے اس بابرکت منصوبے کے مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

مولوی عبدالکریم خاں صاحب کاٹھگڑھی مربی سلسلہ وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

جماعت احمدیہ کے ایک مخلص۔ انتہائی دین دار۔ دعا گو۔ صابر و شاکر خادم سلسلہ مکرم مولوی عبدالکریم خاں صاحب شاہد کاٹھگڑھی سابق مربی انچارج ضلع سیالکوٹ ۲۰ فروری ۱۹۸۲ء کی شام پونے دس بجے ریڈیم وارڈ میو ہسپتال میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط ان کا جنازہ اسی رات مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب مینجر شاہ نواز میڈیکل سٹور لاہور۔ ربوہ لے آئے چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۱ فروری ۸۲ء کو بعد نماز عصر جنازہ پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے دعا کروائی۔

مولوی عبدالکریم صاحب مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب کاٹھگڑھی کے اکلوتے بیٹے تھے پسماندگان میں ان کے والد صاحب کے علاوہ ان کی اہلیہ۔ تین لڑکے اور ایک لڑکی ہے۔ بڑے لڑکے کا نام عبدالحکیم ہے۔ دوسرا لڑکا عبدالحلیم خان حافظِ قرآن ہے اور میٹرک کا امتحان دینے والا ہے۔ تیسرا لڑکا عبدالشکور خان فسٹ ائیر میں پڑھتا ہے۔ جبکہ لڑکی امۃ الحکیم میٹرک کر چکی ہے۔ سارے بچے ابھی غیر شادی شدہ ہیں

مولوی صاحب موصوف جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہو کر یکم اپریل ۱۹۵۳ء کو بطور مربی تعینات ہوئے اور ضلع سرگودھا، ضلع شیخوپورہ۔ ضلع سیالکوٹ اور ضلع فیصل آباد میں مختلف جگہ بطور مربی کام کیا۔ وہ قریباً ۱۸ سال سے ہڈی کے کینسر کی وجہ سے بیمار تھے۔ پہلے پنڈلی میں پھر سر کی ہڈی میں کینسر ہوا۔ زیادہ عرصہ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج رہے اور وفات بھی میو ہسپتال میں ہوئی۔ اس عرصہ میں نظارت اصلاح وارشاد مقامی نے پوری طرح تعاون کیا۔ اس کے علاوہ خصوصاً چوہدری عبدالرشید صاحب ابن مکرم چوہدری الٰہ بخش صاحب پریذیڈنٹ محلہ دارالصدر ربوہ نے بڑا لمبا عرصہ میو ہسپتال میں دن رات ان کی مثالی خدمت کی اور دوستی کا حق ادا کر دیا۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحوم کے بوڑھے والد اور بیوی بچوں کا حامی و ناصر اور کفیل ہو اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین!

درخواست دعا

۲۴ فروری ۱۹۸۲ء کو لاہور میں ایک حادثہ میں میرے بڑے بیٹے عزیزم محمد اسحٰق ناصر کو سخت چوٹیں آئی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(اہلیہ مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب سارچوری دارالعلوم غربی ربوہ)

فوری فوری فوری
ایک کنال ۳½ مرلہ کا ایک پلاٹ مسجد اقصیٰ کے بالکل قریب دارالرحمان کالونی میں فوری فروخت کیلئے موجود ہے
رابطہ
مسائل اور وسائل کا سنگم املاک کنسرن
ریلوے روڈ۔ ربوہ